Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۴۴۹ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم: ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۷ شعبان ۱۴۰۰ھ | ۲۱ احسان ۱۳۵۹ ہش | ۲۱ جون ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۴۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے

کامیابی کا ذریعہ استغفار، توبہ۔ دینی علوم سے واقفیت اور نماز کی ادائیگی ہے

"اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مُردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے۔ اور جس کو بے کار چھوڑ دیا جاوے۔ پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بے کار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے۔ اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔

آج کل اس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں ...... ہمارے غالب آنے کے ہتھیار، استغفار۔ توبہ۔ دینی علوم کی واقفیت خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدِنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں نماز قبولیتِ دعا کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دُعا کرو۔ اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوقِ الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔"

(الحکم ۲۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

۔۰ ربوہ ۱۹ احسان/جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"حضرت اقدس ایدہ اللہ کی گردوں کی انفکشن ابھی چل رہی ہے۔ خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ۔ التزام اور درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے ہمیشہ نوازتا رہے آمین

۔۰ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت کسی قدر بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

۔۰ خاکسار کی والدہ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ آج ۱۹ ء کو بوقت صبح ۷ بجے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر اندازاً ۸۰ سال تھی آپ موصیہ تھیں۔ احباب جماعت سے اللہ تعالیٰ کے حضور مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(غلام احمد عطا وکیل الزراعت ربوہ)

۔۰ مکرم ایم۔ اے لطیف صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول اسکورے کو اللہ تعالیٰ نے چوتھا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نیز خاکسار کی ہمارے ڈاکٹر مکرم شفیق احمد صاحب قیصر کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان نومولود بچوں کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ایم ایس سی واقفین کے لئے خصوصی پروگرام

ایم ایس سی پاس واقفین نصرت جہاں جن کا انٹرویو ہو چکا ہے ۲۳ جون بروز سوموار صبح سوا سات بجے دفتر نصرت جہاں ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایک خصوصی ملاقات کے لئے پہنچ جائیں۔ جو دوست کسی انٹرویو میں اب تک شامل نہیں ہو سکے۔ یا اب وقف کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اپنے کاغذات کے ہمراہ ۲۲ جون صبح نو بجے ہمارے دفتر میں انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔ اس انٹرویو کے بعد وہ بھی خصوصی ملاقات میں شامل ہو سکیں گے۔ یاد رہے کہ ۲۳ جون کو فضل عمر درس القرآن کلاس اور نصرت جہاں کا تربیتی کورس ۱۵ دن کے لئے شروع ہو رہا ہے۔ جن سے سب واقفین کا استفادہ کرنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ شعبان ۱۴۰۰ھ
۲۱ احسان ۱۳۵۹ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ نافرمان قوموں کی تباہی اور اسکی اصل وجہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں گزشتہ نافرمان قوموں ان کے کرتوتوں اور عبرتناک انجام کا تفصیل سے بار بار ذکر کیا ہے اور پھر ان کی تباہی کی اصل وجہ پر بھی بطور خاص روشنی ڈالی ہے غرض اس کی یہ ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور قرآن کو اپنا دستور العمل بنانے کا خدا اور رسولؐ سے عہد کریں وہ اور ان کے مخالف ان سابقہ نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کر کے ان کے نقشِ قدم پر چلنے سے بچیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فرمودات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بے نفس اور بے شر ہو کر دنیا میں زندگی گزاریں اور ہمیشہ امن اور سلامتی کی راہ پر گامزن رہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ازمنہ گزشتہ کی نافرمان قوموں پر آنے والی تباہیوں اور ان کی اصل وجہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝

(ھود آیات ۱۱۷، ۱۱۸)

ترجمہ: "پس کیوں ان قوموں میں سے جو تم سے پہلے (زمانہ میں) تھیں ایسے عقلمند (لوگ) نہ نکلے جو (لوگوں کو) ملک میں فساد کرنے سے روکتے سوائے چند ایک کے جنہیں ہم نے (ان کے بدیوں سے رکنے اور روکنے کی وجہ سے) بچا لیا (باقی لوگ) جنہوں نے ظلم کا شیوہ اختیار کیا تھا اس (مال و متاع کی لذت) میں مشغول ہو گئے جس میں انہیں آسودگی بخشی گئی تھی اور وہ (ظلم کے شیوہ کی وجہ سے) مجرم بن گئے۔ اور تیرا رب ایسا ہرگز نہیں ہے کہ (ملک کی) آبادیوں کو باوجود اس کے کہ ان کے رہنے والے اصلاح (کے کام) کرنے والے ہوں ہلاک کر دے (یعنی وہ ہلاک ہوئے تو شیوۂ ظلم اور فساد فی الارض کی وجہ سے ہلاک ہوئے)۔"

ان آیات سے ظاہر ہے کہ سابقہ نافرمان قومیں ظلم اور فساد فی الارض کی وجہ سے تباہ ہوئیں۔ وہ حق کو قبول نہ کر کے ایک تو خود اپنے نفسوں پر ظلم کرتی تھیں دوسرے وہ اہل حق کی مخالفت کر کے اور فساد فی الارض کی مرتکب ہو کر خود اہل حق کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتی تھیں۔ یہ دونوں قسم کے ظلم بالآخر خود انہی پر الٹ کر پڑے اور وہ عبرتناک انجام سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہیں۔

سابقہ نافرمان قوموں اور ان کے عبرتناک انجام کے اس ذکر میں ایک تو کفار مکہ کے لئے جو اسلام پر ایمان لانے والوں کو اور خود اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالنے پر تلے ہوئے تھے بہت بڑا سبق مضمر تھا۔ دوسرے خود مومنوں کے لئے بھی اس میں کچھ کم عبرت کا سامان نہ تھا کفار مکہ کے لئے اس میں یہ سبق مضمر تھا کہ وہ اسلام کی مخالفت اور مومنوں کے خلاف ظلم کا بازار گرم کرنے سے باز رہیں ورنہ انہیں بھی اُسی انجام سے دوچار ہونا پڑے گا جو سابقہ نافرمان قوموں کا ہُوا تھا۔ اور خود مومنوں کے لئے اس میں عبرت کا سامان یہ تھا اور ہے کہ وہ بھی ظلم کے کبھی مرتکب نہ ہوں۔ ان کا کام ظلم کا سدِّباب ہے نہ کہ ظلم کا ارتکاب۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ میں مومنوں کو کبھی اور کسی حال میں (ظلم کا) ارتکاب نہ کرنے کی بطور خاص تلقین فرمائی اور اس ضمن میں فرمایا:۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

ھود آیات ۱۱۳، ۱۱۴)

ترجمہ: پس (اے رسول) تو ان (لوگوں) سمیت جنہوں نے تیرے ساتھ ہو کر (ہماری طرف) رجوع کیا ہے (اس طرح پر) جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے سیدھی راہ پر قائم رہ۔ اور اے (مومنو!) تم کبھی حد سے نہ بڑھنا۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ اور تم ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کا (شیوہ اختیار) کیا ہے نہ جھکنا ورنہ تمہیں بھی جہنم کی آگ (کی لپیٹ) پہنچے گی اور (اُس وقت) اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست (اور مددگار) نہ ہوگا اور تمہیں (کسی طرف سے بھی) مدد نہیں ملے گی۔

ظلم دراصل خود ظلم کرنے والوں کے حق میں تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے اس لئے کہ ظلم اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے، وہ خود فرماتا ہے:۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (آل عمران آیت ۵۸)

ترجمہ:۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

اور چونکہ ظلم اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اسی لئے اس نے بار بار ظالموں اور ظالم قوموں پر لعنت بھیجی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (المومنون آیت ۴۲)

ترجمہ:۔ پس ظالموں کے لئے خدا کی لعنت مقدر ہے۔

یہ ایسی حتمی اور یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں بندوں کو بار بار انتباہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر وہ فرماتا ہے:۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (ھود آیت: ۱۹)

ترجمہ:۔ خبردار رہو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

ظلم خود ظالم کے حق میں تباہی کا پیش خیمہ کیوں ثابت نہ ہو جبکہ خُدا خود اس پر لعنت بھیجتا ہے اور اس کے لئے لعنت کو مقدر کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ خود جس پر لعنت بھیجے وہ تباہی و بربادی سے کیسے بچ سکتا ہے اور کون ہے جو اسے بچا سکے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے ظالم کافر اور ظالم مومن میں کوئی فرق نہیں کیا۔ ظلم کے خطرناک انجام سے دونوں کو یکساں طور پر خبردار فرمایا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اگر کافر ظلم کو اپنا شیوہ بنائے تو خُدا اس پر گرفت کرے اور اگر کوئی مدعیٔ ایمان ظلم کا مرتکب ہو تو وہ اسے کچھ نہ کہے۔ جو بھی ظلم کرتا ہے خواہ وہ کوئی فرد ہو یا قوم وہ خُدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتی۔

اس لئے ضروری ہے کہ علی الخصوص وہ لوگ جو ایمان کے دعویدار ہوں وہ ہر طور ظلم سے مجتنب رہیں۔ وہ لوگوں کو دکھ نہیں بلکہ سُکھ پہنچائیں ورنہ ایمان کا دعویدار ہونا انہیں خُدا کے غضب سے نہیں بچا سکتا۔ العیاذ باللہ۔

دیدۂ بینا

اِس عہدِ نَو میں کسبِ ہنر کا مزاج رکھ
آنکھوں پہ اب نہ پردۂ رسم و رواج رکھ
آیا ہے آفتاب تو نصف النہار پر
اب تو بھی اپنے دیدۂ بینا کی لاج رکھ

(عبدالمنان ناہید)

چودھویں کا چاند

ہے کون جس کی شانِ جمالی ہے جلوہ ریز
کِس کِس حسیں کی شوخیٔ رنگیں پڑی ہے ماند
تاروں بھری بساطِ فلک خوب ہے مگر
دیکھا ہے آسماں پہ کبھی چودھویں کا چاند؟

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیقِ آدم کا جزوی انکشاف

مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ

(۵)

جسمانی بناوٹ:

تخلیقِ انسان کے ضمن میں نفسِ واحدہ اور اس کی اولادی نوع کی جسمانی بناوٹ کے بارے میں بھی حیرت انگیز معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ سورہ لقمٰن کے رکوع تین کی آیت:۔

"مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ"

(لقمٰن ع ۳)

یعنی تخلیقِ انسان نفسِ واحدہ سے ملتی جلتی ہے۔ کنفس کے لفظ کا مرکب حرف "ک" دونوں کے ہوبہو ایک ہونے کا اشارہ کرنے کی بجائے اسے بعض لحاظ سے مشابہ قرار دیتا ہے۔ کیونکہ سورہ نساء میں محض نفسِ واحدہ کی ذات کا ذکر ہے اور سورہ لقمان میں ذاتِ انسان کے لئے کنفسٍ واحدۃ یعنی نفسِ واحدہ سے ملتی جلتی والا لفظ ہے جو اس کے ہوبہو نفسِ واحدہ ہونے کے منافی ہے۔ البتہ اس سے نفسِ واحدہ اور ذاتِ انسان کے بعض لحاظ سے ہم رنگ ہونے کا مطلب واضح ہے اور ہر دو کی جسمانی بناوٹ بھی اس کی تصدیق کرتی ہے کہ جس طرح نفسِ واحدہ میں نر و مادہ طاقتیں موجود تھیں اسی طرح انسانی مخلوق میں بھی ــ کیا مرد اور کیا عورت ــ نر و مادہ قوتیں موجود ہیں۔ اس سے یہ معنی لینا ہرگز درست نہ ہوگا کہ الگ الگ مرد و زن پیدا ہو جانے کے بعد وہ پھر بھی نفسِ واحدہ کی حیثیت [illegible] کے حامل رہے یعنی مرد و زن کی الگ الگ تخلیق [illegible] نفسِ واحدہ کی جسمانی بناوٹ سے [illegible] ہے کہ نفسِ واحدہ سے الگ الگ مرد و زن کی تخلیق عمل میں آ جانے کے بعد مرد و زن میں نفسِ واحدہ کی طبعی قوتیں تذکیر و تانیث کی صورت میں کم و بیش کسی نہ کسی نسبت و تناسب سے موجود رہیں جو انہیں نفسِ واحدہ سے ورثہ میں ملیں اور آئندہ بھی یہی سلسلہ جاری ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ نفسِ واحدہ میں یہ صورتِ حال یکجائی طور پر تھی اور مرد و زن میں الگ الگ ان کی جنس کے مطابق۔

دریں بارہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کا وہ ارشاد جو آپؑ نے اپنی توام ہمشیرہ کے اپنی ذات سے الگ ہونے کے بارے میں فرمایا کہ:۔

"میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح پر خدا تعالیٰ نے انثیت کا مادہ مجھ سے بکلی الگ کر دیا"

(حیاتِ طیبہ صفحہ ۱۲)

سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمِ مادر میں جنین میں نطفہ امشاج کے باعث تذکیر و تانیث کے ہر دو مادے موجود ہوتے ہیں اور توام ہمشیرہ سے الگ پیدا ہونے سے آپ کے جسمِ مبارک میں شانِ تذکیری ہی باقی رہی۔ فہمِ فطرت کے سمجھنے میں آپؑ کا یہ ارشاد قولِ فیصل کا حکم رکھتا ہے جو ثابت کرتا ہے کہ ہر انسان کی جسمانی بناوٹ فی الواقع تذکیری و تانیثی ہر دو مادوں پر مشتمل ہے۔

اخبارات میں لڑکوں اور لڑکیوں کی جنسیں تبدیل ہونے کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اگر وہ خبریں فی الواقع صحیح ہیں تو ان کی صحت تسلیم کرنے میں کوئی اشتباہ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایسے واقعات [illegible] مرافیات و معالجات اور شفاخانوں میں [illegible] شائع ہوتے ہیں۔ ان خبروں کے [illegible] سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ ان لڑکوں اور لڑکیوں میں ان کی ذاتی جنس پر جنسِ غیر کی قوت غالب آ جاتی ہے اور ان کی یہی جنس مغلوب ہو کر دوسری جنس میں یا دوسرے روپ میں تبدیل اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا تنازع کا چکر ہی ہے۔ یہی جنس [illegible] ہوئی تو دوسری جنس نئی شکل میں غالب آ گئی۔ اس لئے یہ نتیجہ نکالنا درست ہوگا کہ نفسِ واحدہ میں نر و مادہ قوتیں اجتماعی طور پر پہلے زمانوں میں حسبِ ضرورت تخلیقِ جن و انس تک عامل رہیں اور نفسِ واحدہ کے بعد طبعی تقاضے کے تحت ان سے الگ مرد و زن کا سلسلہ جاری ہو جانے کے باوجود وہ ہر دو نر و مادہ طاقتیں آئندہ بھی مرد و زن میں کسی نہ کسی نہج اور نسبت سے وراثتاً منتقل ہوتی چلی گئیں۔

آیہ مبارکہ کے لفظ کَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ اسی مضمون کی دوسری شکل میں دہرا رہا ہے۔ نیز اس بات پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہا ہے کہ شروع میں فی الواقع جن و انس کی تخلیق نفسِ واحدہ سے ہی ہوتی ہے اور نفسِ واحدہ سلسلۂ تخلیقِ انسان میں اہم کرداری جوڑا "مسنگ لنک" کی مانند وہ نشان ہے جو طین سے پیدا ہونے والی ابتدائی مخلوق کے سلسلہ اور انسان کے درمیان مقامِ اتصال کا پہلو لئے ہوئے ہے۔

اب نفسِ واحدہ کی جسمانی بناوٹ کا دوسرا دلچسپ اور مزیدار حال سنیئے:

والدین اور ان کی اولاد قد و قامت اور شکل و شباہت میں عموماً ملتی جلتی ہوا کرتی ہیں۔ گو نفسِ واحدہ کی شکل ہمارے سامنے نہیں مگر اس کی اولاد جن و انس کی شکل سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ نفسِ واحدہ کی شکل بھی جن و انس سے ملتی جلتی کوئی نادر جسم ہوگا۔ یعنی وہ بھی انسان کی طرح دو آنکھوں، دو ہاتھوں، دو بازوؤں اور ایک منہ والا ہوگا اور وہ آدمی کی طرح ہی دونوں ٹانگوں کے بل کھڑا ہو کر زمین پر چلتا ہوگا دوڑتا ہوگا اور ہاتھوں سے ہی کھاتا ہوگا اور دوسرے کام کرتا ہوگا۔ یعنی والد نفسِ واحدہ، باپ جیسی اور انسان میں شبیہاً وہی کچھ ہوگا جو [illegible] شکل و شباہت میں ہونا چاہیئے .... شاید وہ بولتا بھی ایسے لہجہ میں ہو جو اسے دیگر حیوانات سے الگ کرتا ہو اور یہ کہ اس کی زبان میں ایسا لوچ ہو جو آئندہ اس کی زبان کے متعدد مبدل ہو کر نئے انداز اور لہجہ کی گنجائش پیدا کرنے کے قابل ہو اور دماغی لحاظ سے عقل و شعور کا شمع بردار بھی ہو جو آئندہ زمانے میں اپنے وقت پر فروزاں ہو گئی۔

سوائے اس طبعی فرق کے کہ سلسلہ تخلیق میں نفسِ واحدہ اکیلی شخصیت تھی بحیثیت نر و مادہ طاقتوں کے اجتماع کے اور انسان مرد و زن کی صورت میں دو وجود ہو گئے جنہیں ہم مرورِ زمانہ کے باعث نفسِ واحدہ کی بگڑتی - بنتی، سنورتی اور اصلاح و ترقی یافتہ صورت کہہ سکتے ہیں۔

ڈارون تھیوری:

ڈارون تھیوری کا کہ:۔

رحمِ مادر میں بچہ کا جنین مچھلی کی شکل سے گزر کر بعد میں بندر کی شکل کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ انسان بندر سے وجود میں آیا۔ یہ ایک نہایت عجیب معمہ ہے کہ تخلیقِ انسان کے ان مراحل سے گزرنے میں کون سی حکمت ہے۔ اس سے تو انسان اور حیوان دونوں میں جنسی رشتہ پایا جانے سے متعلق حیوانیت سے انسانیت کی [illegible] بنا مزید غور و فکر کے لائق ہے۔

اس میں کوئی کلام نہیں کہ ابتداء میں ہر نوع مٹی اور پانی سے [illegible] ہوئی۔ لہٰذا ابتداً جملہ مخلوق کی اصلی اکائی تھی۔ قطع نظر اس کے کہ ہر [illegible] نے مٹی کی خصوصیات میں حسبِ ضرورت طبعی تغیر و تبدیل ہوتا رہا۔ یہ کہنا درست ہے کہ ہر نوعِ تخلیق ابتدائی ارضی خصوصیات سے بہرہ مند ہونے میں بحیثیت [illegible] شریک ہے۔ اس لحاظ سے ان کی ابتدائی ارضی خصوصیات کا اشتراک لازم ہے جسے ہم [illegible] ہونے والے جملہ افراد کے طبعی رحمی [illegible] سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ رحمی تعلق سے یہ مراد ہے کہ ایک شکل سے پیدا ہونے والے افراد میں جنسی رشتہ ان کی [illegible] خصوصیات کے اشتراک کا پتہ [illegible] کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس رحم مادر میں جنین کے مختلف اشکال سے گزرنے میں یہ امکان معلوم ہوتا ہے کہ شاید تخلیق انسان ابتدائی دور میں ایسے ہی ملتے جلتے مراحل سے گزرا ہو اور نطفہ میں اسی جوہر تخلیق کے موجود ہونے سے اس کی سابقہ اشکال کا جزوی اعادہ ہوتا گیا ہو۔ یہ گویا بیج کی کیفیت کا مظاہرہ ہے جس میں جملہ برگ و بار کا جوہر فطرتاً غیر مرئی صورت میں موجود ہوتا ہے

سائنسی ارتقائی معلومات پر نظر دوڑانے سے یہ معمہ بھی حل ہو جاتا ہے۔ سائنسی تحقیق یہ ہے کہ تقابلی اناٹومی کی رو سے مختلف حیوانات کے اعضاء اور ہڈیوں میں ایک دوسرے سے مماثلت پائی جاتی ہے گویا ان میں کوئی قرابتی تعلق ہے۔ بعض جانوروں میں ابتدائی مراحل میں اس قدر شکلی یکسانیت پائی جاتی ہے کہ ان کے ایمبریو (Embryo) یعنی رحم میں بچے کی ابتدائی حالت میں امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

دودھ پلانے والے جانوروں کا ایمبریو ابتدائی مراحل میں کئی لحاظ سے مچھلیوں سے مشابہ ہوتا ہے اور پھر کچھ مراحل سے گزرتے ہوئے رینگنے والے جانوروں سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ پھر مکمل ہو کر اپنی شکل پر آجاتا ہے۔ یہی حال انسانی ایمبریو میں بعض اشکال کے ظہور میں آنے کا ہے۔

سائنسی تحقیق کی بناء پر یہ حقیقت مبرہن ہوتی ہے کہ ایمبریو کی نشوونما دراصل اپنی ارتقائی تاریخ کو کسی حد تک دہراتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ کسی جاندار کے آباء و اجداد کسی زمانہ میں کس طور سے زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ ماہرین حیاتیات ان حالات کے مطالعہ سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان کسی وقت مچھلی تھا بلکہ انسان کے ایمبریو میں گلپھڑوں کے نشان سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ شاید انسان کے آباؤ اجداد دور ارتقاء میں گلپھڑوں سے سانس لیتے رہے ہوں۔ اس سے ایک نوع سے دوسری نوع کی تخلیق کا اندازہ لگانا خارج از امکان ہے۔

مختلف النوع ہو جانے کے باوجود ایک ہی ابتدائی مادے سے پیدا ہونے کی وجہ سے جملہ افراد تخلیق میں باہمی رغبت کا طبعی میلان لازم تھا۔ ان کے وجود میں آنے سے ایک دوسرے کے قریب آسکیں اور انسانی ضرورت کا حقہ پوری ہو سکے۔ اسی بناء پر جسم انسانی میں ان سے مستفید ہونے کی صلاحیت کارگر ہے وہ نباتات اور حیوانات دونوں کا حسب ضرورت استعمال کرتا ہے اور ابتدائی مادہ کا خصوصیات کی مشارکت کی بناء پر انہیں ہضم کر کے گوشت پوست میں مدغم کر لیتا ہے ورنہ غیریت مادہ کی بناء پر وہ اس میں جذب نہ ہو سکتے بلکہ وجہ یہ کہ وہ جزو بدن ہو کر جسم انسانی کی تعمیر و بقا میں ممد و معاون ہو رہے ہیں۔ یہ حقیقت اشرف المخلوق انسان کی بالادستی پر مشعر ہے نیز انسان کے جملہ مخلوق سے الگ نوعی مادے سے تخلیق ہونے پر۔ یہی وجہ ہے کہ جملہ مخلوق انسان کے آگے مسخر ہو کر خدمت میں لگی ہوئی ہے اور سلسلۂ حیات بلا روک ٹوک جاری ہے۔

پس یہ طریق جملہ افراد میں مؤانست پیدا کرنے کا موجب ہوا ورنہ بشروع اختلاف مادہ سے فطرتاً الگ الگ ہونے میں حیات عالمی میں انتشار رونما اور اجتماعی تشکل میں سماجی زندگی کو ظاہر نہ ہوتی اور مشارکت میلان طبع نہ ہونے کے باعث ہر نوع ایک دوسری سے الگ رہ کر میل ملاپ کی روح سے عاری ہوتی اور انسان ان سے فائدہ نہ اٹھا سکتا۔ انسان باہمی ابتدائی طبعی خصوصیات کی بناء پر ان سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ باوجودیکہ انواع تخلیق کی عادات اور کردار میں اختلاف پایا جاتا ہے مگر اس تخالف میں توافق کا جذبہ موجزن ہے بالفاظ دیگر اسی رحمی تعلق نے انہیں ایک دوسرے کے کام کرنے کے لئے جوڑ رکھا ہے ورنہ اس کے بغیر مقصد تخلیق باطل ہو جاتا۔

رشتۂ اخوت و ہمدردی:

قانون فطرت اسی امر کی شہادت دے رہا ہے کہ اخوت باہمی کا رشتہ پیدا ہونے کے لئے نسل انسانی کا ایک ہی نفس سے پیدا ہونا ضروری ہے۔ اس رحمی تعلق کی بناء پر مبنی قرابت، ذوقی مناسبت، رجحان طبع اور عملی مشارکت وغیرہ اوصاف حمیدہ پیدا ہوتے ہیں جو حیات انسانی کے سرچشمہ میں لازم ہیں ورنہ ان کے بغیر سماجی زندگی کی کیفیت پیدا نہیں ہو سکتی اور انسانی زندگی دوبھر ہو جاتی۔

حدیث نبوی میں عورت کا مرد کی پسلی سے پیدا ہونے کا مطلب بھی یہی ہے کہ دونوں میں قرابت جنسی کی بناء پر مشترکہ احساس اخوت بنی نوع پایا جاتا ہے۔ جس کے باعث ان کی باہمی زندگی کا مرور آسان ہو گیا ہے۔ قرآن مجید میں بحوالہ آیۂ کریمہ یہی نکتہ بیان فرمایا گیا ہے:۔

"خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً"

تمہارے ہم نفس جوڑے پیدا کئے گئے تا کہ تمہیں سکون حاصل ہو اور اسی ذریعہ تمہارے اندر اخوت و ہمدردی بنی نوع کا جذبہ پیدا کیا گیا۔

چنانچہ اسی کے نتیجہ میں ہم نفس جوڑوں کی زندگی سکون و اطمینان، محبت و رأفت اور اخوت و ہمدردی کے اوصاف حمیدہ سے معمور ہو گئی یعنی یہ تمام اوصاف طبع ہم جنس پر منحصر ہیں۔

نیز انواع تخلیق پر اسی معیار کی مطابقت کرنے سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ابتداء میں ایک ہی مادے سے جملہ تخلیق کا وقوع میں آنا انواع تخلیق میں باہمی رغبت و میلان کا موجب ہوا جس کی بناء پر وہ مختلف صورتوں میں ہونے کے باوجود ضرورت کے مطابق باہمگر کام کر رہے ہیں لہٰذا اس سے یہ نکتہ ذہن نشین ہوتا ہے کہ مرد سے عورت کا رشتہ پیدا ہونے کے لئے ایک ہی خمیر سے اٹھایا جانا ضروری ہے۔

درجات تخلیق انسان:

قرآن مجید میں رحم مادر میں انسانی پیدائش کے چھ درجات تخلیق بیان ہوئے ہیں ان میں جسمانی نشوونما کا پہلا مرتبہ رحم مادر میں انسانی نطفہ کا قرار پانا ہے۔

دوسرا مرتبہ نطفہ سے جمے ہوئے خون کی شکل میں علقہ بننے کا۔

تیسرا مرتبہ۔ علقہ سے مضغہ یعنی گوشت کی بوٹی بننے کا۔

چوتھا مرتبہ۔ عظاماً۔ مضغہ میں ہڈیاں پیدا ہونے کا۔

پانچواں مرتبہ لحماً۔ ہڈیوں پر گوشت چڑھنے کا۔

چھٹا مرتبہ قالب میں روح پیدا ہونے کا۔

جیسا کہ فرمایا:۔

(۱) ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ۔
(۲) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً
(۳) فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً۔
(۴) فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا۔
(۵) فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا۔
(۶) ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ۔

تخلیق انسان کے مراتب ستہ میں آخری ارشاد باری ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ نے مراتب تخلیق کو دو صورتوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ آیہ کریمہ کی رو سے مادہ تخلیق پہلے پانچ مراتب میں شکم مادر میں مختلف مادی شکلیں اختیار کرتا رہا۔ جو خلقاً اولاً کی ذیل میں آتی ہیں۔ آخری چھٹے مرتبہ میں کوئی نئی صورت متشکل ہونے کی بجائے اس میں روح پیدا ہو گئی جسے خلقاً آخر بیان فرمایا گیا۔ جو خلقاً اولیٰ سے بحیثیت کیفیت عنصر یکسر مختلف ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر جاندار میں روح کے دو جوہر ہیں جن سے اس کی تخلیق ہوتی ہے۔ اول عام جوہر حیات جو ہر مادے میں شروع سے موجود ہے جو بیج کی طرح بڑھتا اور پھلتا پھولتا ہے۔ اسی کے بل جملہ انواع تخلیق کی ابتداء میں بنیاد پڑی۔ دوم جاندار یا انسان میں خلقاً آخر کی صورت میں روح حیوانی یا انسانی کا پیدا ہونا۔

(باقی)

مقابلہ مضمون نویسی اطفال و ناصرات

اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے امسال اس مقابلہ کے لئے عنوان ہے "سیرۃ حضرت عمر فاروق رضؓ"۔ اول، دوم اور سوم آنے والوں کو بالترتیب دو سو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد انعام دیئے جائیں گے یہ مضمون کم از کم ۵ اور زیادہ سے زیادہ ۲۵ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے

پتہ واضح اور مکمل اور صاف لکھیں

سیکرٹری اشاعت
(مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید عربی میں کیوں نازل کیا گیا؟

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور)

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی دعوت پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ پیرس سے بہاولپور پہنچے اور اسلامیات کے موضوع پر لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ "تاریخ قرآن" کے بارے میں ان کا لیکچر یقیناً ایک بصیرت افروز اور خیال انگیز خطاب ہے۔

قرآن مجید عربی میں کیوں نازل کیا گیا؟ اسی لئے کہ عربی مبین اُمّ الالسنہ ہے اس پہلو کو ڈاکٹر صاحب نے ابھی بیان نہیں کیا۔

"اللہ تعالیٰ کا وہ کلام جو سب دنیا کی طرف نازل ہونا تھا اسی زبان میں نازل ہونا چاہیئے تھا۔ جو سب سے ابتدائی زبان ہونے کے لحاظ سے ساری دنیا کی زبان ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ (ابراہیم ع) کہ ہم کوئی رسول نہیں بھیجتے مگر اسی زبان میں اس پر کتاب نازل کرتے ہیں جو ان لوگوں کی زبان ہوتی ہے جن کی طرف وہ مبعوث ہوا ہو پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو سب دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تو آپ کی طرف اسی زبان میں کلام نازل ہونا چاہیئے تھا جو بوجہ اُمّ الالسنہ ہونے کے ساری دنیا کی زبان کہلا سکے اور چونکہ آپ پر عربی زبان میں کلام نازل ہوا ہے اس لئے عربی زبان ہی اُمّ الالسنہ ہے"۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس موضوع پر ایک عہد آفرین کتاب مِنَنُ الرَّحْمٰن کے نام سے لکھی ہے۔

"یہ تحقیق عربی زبان کے مطابق ایک ایسی بے نظیر تحقیق ہے کہ دنیا کے نقطۂ نظر کو اسلام کے مطابق بالکل بدل دے گی اور اسلام کو بہت بڑی شوکت اس سے حاصل ہوگی"۔

آج سے ۵۵ سال قبل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے امیر امان اللہ خان والئی افغانستان کی خدمت میں ایک کتاب پیش کی گئی اس کا نام "دعوت الامیر" ہے اس کے دو اقتباس میں نے پیش کئے ہیں جو کہ اوپر درج ہیں۔

جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے اپنی عمر عزیز کے ۳۳ سال اس موضوع کے لئے وقف کر دیئے کہ زبانوں کی ماں عربی زبان ہے وہ اس وقت تک ۳۵ زبانوں پر کام کر چکے ہیں ڈکشنریاں تیار ہیں۔ کچھ شائع بھی ہو چکی ہیں ان کی پہلی کتاب کا ایک ایڈیشن امریکہ میں اشاعت پذیر ہوا۔ یہ حیرت انگیز تحقیق ہے اور عربی زبان اور قرآن کریم کے رشتۂ لازوال کی آئینہ دار ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کے بصیرت افروز لیکچرز میں ایک دوسرا امر توجہ طلب ہے اناجیل اربعہ پر تبصرہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"اناجیل اربعہ میں حضرت عیسیٰ کے چار حواریوں نے ان کی سوانح عمری بیان کی ہے ان کی حیثیت خدا کی نازل کردہ کتاب کی نہیں ہے اور حضرت عیسےٰ پر جو انجیل نازل ہوئی تھی اس کو انہوں نے لکھوایا نہیں تھا۔ غالباً اس لئے نہیں لکھوایا تھا کہ انہیں معلوم تھا کہ یہ خدا کی آخری کتاب نہیں ہے اور آخری نبی / آخری کتاب کے ساتھ جلد آنے والا ہے چنانچہ حضرت عیسےٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیشگوئیاں بھی کی ہیں"

(مشرق ۳۰ مارچ)

اگر یہ سمجھا جائے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا مشن وہی کچھ ہے جو یروشلم میں اختتام پذیر ہوا یعنی نبوت کے بعد کم و بیش اڑھائی تین سال بعد تک تو ڈاکٹر صاحب کی بات شاید درست ہو اور اگر حضرت جبریل علیہ السلام کی بات کو مانا جائے۔ جس کا تعلق ختمی مآب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری انکشافات سے ہے کہ حضرت عیسےٰ کی عمر ایک سو بیس برس ہے تو ڈاکٹر صاحب کی دلیل کے ماننے میں تامل ہے۔

وصال مبارک سے پہلے جبریل آئے اور بتایا کہ حضرت عیسےٰ ایک سو بیس برس جئے۔ اندریں صورت کم و بیش اسّی سال کی وحی پر مشتمل انجیل کو قلمبند نہ کرنا بعید از قیاس بات معلوم ہوتی ہے۔

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی وہ نصاریٰ کے پاس مکمل صورت میں نہیں بلکہ اہل کتاب کے ہاں "نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ" کی صورت میں صحیفے ہیں یعنی آسمانی کتب بعینہٖ نہیں بلکہ ان کا ایک حصہ ہے تاریخ کی گواہی قابلِ غور ہے دوسری صدی کے وسط میں سکندریہ کے دار العلوم کا صدر (شمال مغرب) ہندوستان میں آیا وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ہندوستان میں عبرانی نسل کے عیسائی ہیں اور ان کے پاس عبرانی انجیل موجود ہے مؤرخ عالم آرنلڈ ٹائن بی نے ایک عظیم کتاب مرتب کروائی ہے اس کا نام ہے THE CRUCIBLE OF CHRISTIANITY اس میں یہ تاریخی انکشاف موجود ہے۔ (صفحہ ۲۷۷)

علماء کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک باکمال روحانی شاعر تھے ان کا کلام شعریت میں لپٹا ہوا تھا۔ ۱۹۴۷ء میں مادی قمران کے غاروں سے جو کہ یروشلم سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ بیش بہا عبرانی لٹریچر ملا ہے۔ یہ نوشتے عصر مسیح سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں ۲۷ عبرانی نظمیں ملی ہیں۔ یہ ایک فرستادہ حق کا کلام ہے جس کا نام مخفی ہے بعض علماء اس خیال کے ہیں صحائف قمران میں جس فرستادہ حق کا ذکر ہے اس سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ اور یہ نظمیں انجیل قمران ہیں۔ نظمیں پڑھئے تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے قرآنی مسیح بول رہا ہے۔ یہ نظمیں کیا انجیل کا حصہ ہیں؟ یہ امر تحقیق طلب اور قابل غور ہے۔

اسی طرح قرآن اوّل کی ۴۲ سریانی نظموں کا انکشاف ہوا ہے جن نظموں میں حضرت مسیحؑ بول رہے ہیں۔ یہ نظمیں صدر اوّل کے نصاریٰ میں مشہور و مقبول تھیں۔ ایک سریانی نظم میں ایک آسمانی کتاب کے نزول کی پیشگی خبر دی ہے جس کے مخاطب کافۃً للنّاس ہیں جس کا ہر ہر حرف خدا کی انگلی نے لکھا ہے۔

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی انجیل ورق ورق بکھری ہوئی ہے۔ نئے عہد نامہ میں ہے اور اس سے باہر بزبان حال کہہ رہی ہے"

ع:۔ چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت موسیٰ کو تورات دی گئی اور عیسیٰ کو انجیل تورات اگر مرتب ہوئی تو انجیل کیوں غیر مرتب رہی۔ اس بات میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

دعائے مغفرت

محترم شیخ نثار احمد صاحب ۸۰/۴/۲۴ بروز جمعرات بوقت ۸/۷ بجے کے درمیان بعمر تقریباً ۷۲ سال بقضائے الٰہی فوت ہوگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت نیک پابند صوم وصلوٰۃ، صلح پسند، دور اندیش، با اخلاق انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑی دلچسپی لیا کرتے تھے۔ مرکز سے آنے والے کارکنان کی راہنمائی گرمجوشی سے اور دلی تڑپ سے کیا کرتے تھے اور اکثر آنے والے مہمانوں کو اپنے پاس بڑے پیار اور احترام سے ٹھہرایا کرتے تھے۔

مرحوم ۸۰/۴/۲۴ کے دن صبح سے تقریباً عصر تک ایک تقریب رخصتانہ میں ہمارے ساتھ رہے اور آخری وقت ایک دوسرے سے السلام علیکم کہہ کر جدا ہوئے معلوم نہ تھا کہ مرحوم ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(آدم خان
امیر جماعت احمدیہ
مردان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدقہ ردِّ بلا کا موجب ہوتا ہے

۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء

مخلصین جماعت تعمیر مساجد کے فنڈ میں بایں غرض ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں کہ خدا کے دین کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو اور اس صدقہ جاریہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرماتے ہوئے اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ ایسے مخلصین کی فہرست بہت طویل ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو عالم الغیب ہے اس کے علم میں تو سب کے اسماء اور قربانیاں موجود ہیں تاہم الفضل میں فہرستوں کی گنجائش کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے -/۵۰ روپے اور اس سے زائد قربانی کرنے والوں کی فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ قمر آباد ضلع نواب شاہ سندھ	-/۲۰۰	روپے
" سونگ ضلع گجرات	-/۵۰	"
مکرم سلیم الحق صاحب بہاولپور	-/۱۰۰	"
" عزیزان عبدالباسط احمد ساجد پسران منشی محمد اسماعیل صاحب چنیوٹ	-/۵۰	"
" چوہدری فضل احمد صاحب چک ۱۴۷ ضلع ساہیوال	-/۱۰۰	"
" خواجہ سعید احمد صاحب بٹ جہلم	-/۵۰	"
" جی ایم اقبال صاحب گلبرگ لاہور	-/۱۵۰	"
" چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	-/۵۰	"
" امیر الدین صاحب ناصر مسلم پارک فیصل آباد	-/۱۰۰	"
" چوہدری منیر احمد صاحب احمد نگر ضلع تھرپارکر سندھ منجانب والد صاحب مرحوم	-/۲۰۰	"
" منظور احمد صاحب چھاؤنی جنوبی لاہور	-/۱۰۰	"
" میاں فتح محمد صاحب ایم اے کینال پارک لاہور	-/۵۰	"
" سلیم اختر خان صاحب سنت نگر لاہور	-/۱۰۰	"
" عبداللطیف صاحب انور ٹاؤن شپ لاہور	-/۲۰۰	"
مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ " "	-/۵۰	"
مکرم آغا سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	-/۵۰	"
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ دختر شیخ احمد علی صاحب دارالذکر لاہور	-/۱۰۰	"
مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب دارالبرکات ربوہ	-/۵۰	"
" ملک علی احمد صاحب ساہیوال	-/۵۰	"
جماعت احمدیہ چک ۲۵ گ ب ضلع فیصل آباد	-/۱۳۰	"
" خواجہ محمد عبداللہ صاحب راولپنڈی	-/۶۰	"
مکرمہ نسیم اختر صاحبہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ	-/۱۰۰	"
جماعت احمدیہ کوئٹہ	-/۱۰۵	"
مکرم میاں محمد عالم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ محترمہ	-/۱۰۰	"
" " محمد یعقوب صاحب	-/۵۰	"
" رانا محمد خان صاحب بہاول نگر	-/۵۰	"
مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم ربوہ	-/۱۰۰	"
مکرم مرزا شریف احمد صاحب جیکب آباد	-/۵۰	"
" شیخ برکت علی صاحب محلہ گڑھا چنیوٹ	-/۶۰	"
" مرزا محمد صادق صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ	-/۵۰	"
مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ والدہ تاج الدین صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	-/۳۰۰	"
نصیرہ طاہرہ صاحبہ کوئٹہ	۵۰	"
مکرم حلیم الحق خان صاحب "	۵۰	"
" محمد شفیع صاحب نکسہ مبیکہ سیالکوٹ شہر	۵۰	"
" " شاہد پرویز صاحب "	۵۰	"
" ظفر اقبال صاحب خوشاب ضلع سرگودھا	۵۷	"

(باقی)

حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد مبارک

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے سے بچا رہے۔"

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب برائے لجنات

ماہ مئی اور جون میں مطالعہ کے لئے کتاب ضرورۃ الامام یا فتح اسلام مقرر کی گئی ہے تمام لجنات ان دونوں میں سے کسی کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد انفرادی رپورٹ بھجوائیں۔

جولائی اور اگست کے مطالعہ کے لئے توضیح مرام مقرر کی گئی ہے اور اس کا متبادل پیغام صلح ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کا مکان کے سلسلہ میں ایک کیس عدالت میں ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں کامیاب فرمائے نیز میری بچی بیمار ہے اس کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ (خواجہ محمد احمد گوجرانوالہ)

(۲) مکرم غلام محمد صاحب غازی معلم وقف جدید چک ۹۳ ر ضلع بہاول نگر کی اہلیہ محترمہ سخت بیمار ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔ (ناصر احمد ظہی مربی سلسلہ ہارون آباد)

(۳) میرے والدین اور بہن بھائی ان دنوں سخت پریشان ہیں میں بھی پریشانیوں میں مبتلا ہوں اور صحت بھی ٹھیک نہیں۔ ان پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دوست دعا فرمائیں۔ (منور احمد ناصر مغربی جرمنی)

(۴) ابا جان کی طبیعت دوبارہ زیادہ خراب ہو گئی ہے جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (مظفر احمد قریشی ولد قمر احمد قریشی لاہور)

(۵) برادرم مکرم عظمت اللہ صاحب بھٹی انسپکٹر بیت المال کی اہلیہ محترمہ دو ماہ سے سخت علیل ہیں نیز ان کی والدہ شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہیں احباب جماعت ہر دو مریضوں کی کاملہ و عاجلہ صحت اور مکرم بھٹی صاحب کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشارت احمد محمود مربی سلسلہ نارووال)

(۶) میرے بھائی مکرم رشید احمد صاحب سلیم عرصہ تین ماہ سے بعارضہ بخار دکھانسی بیمار چلے آ رہے ہیں ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالرحمٰن معلم وقف جدید [illegible]

(۷) میرے بڑے لڑکے عزیزہ ڈاکٹر خلیل احمد سلمہ اللہ [illegible] (عمر آٹھ سال) ٹائیفائڈ میں تین ہفتہ سے مبتلا ہے احباب کرام سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ڈاکٹر رحمت اللہ میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ [illegible])

(۸) خاکسار کی والدہ محترمہ بوجہ جسمانی کمزوری کے بیمار ہیں۔ ناسازی طبع ہے اور مجھے کچھ کاروباری پریشانیاں ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (محمد اسلم مجسٹریٹ ریلوے روڈ ربوہ)

(۹) ۱۹۸۰/۶/۱۰ سے ایف اے اور ایف ایس سی کے امتحانات شروع ہو چکے ہیں تمام احمدی بچوں بچیوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد ظہیر الدین احمد جی ٹی ایس کمسٹال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان برائے لجنات

ذیل میں ضلع جات کی ان لجنات کے نام درج کئے جا رہے ہیں جن کی طرف سے اکتوبر ۱۹۷۹ء تا مئی ۱۹۸۰ء تک کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم یہ لجنات اس کی طرف توجہ دیں۔ ان ضلع جات کی صدر صاحبات سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ ان مقامات کا دورہ کر کے ان کی مکمل رپورٹ ہمیں بھجوائیں گی۔ نیز ان مقامات کی جماعتوں کے امیر اور صدر صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ ان لجنات کو بیدار کرنے میں ہماری مدد فرمائیں۔ شکریہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قسط ۲

ضلع سرگودھا:- گھوگھیاٹ، دودھہ، بھلوال، چک ۸۶ جنوبی، جوہرآباد، چک ۴۶ شمالی، چک ۲ T.D.A، چک ۱۱۶، چک ۱۳۰، منگوڑیل، چک ۸۱ جنوبی، چک ۶۲ جنوبی، کھائی کلاں، چک ۳۷ جنوبی، چک ۳۹ جنوبی، چک ۱۳۳ شمالی، چک ۸۲، چک ۸ M.B جنوبی، ملکوال، چک ۳۲ جنوبی، چک ۹۹ شمالی، چک ۴۱ جنوبی، چک ۳۵ شمالی، حویلی مجوکا۔

ضلع ملتان:- حسن پور، بگوڑ سرگانہ، پیراں غائب، دُنیاپور، میاں چنوں، چک ۵ درکھانہ، امین پور، وہاڑی منڈی، چک ۲۶۹، چک ۳۹۰، چک ۲۴۵ وہاڑی،

ضلع گوجرانوالہ:- سوہلوکی، قلعہ جے سنگھ، بھاکا بھٹیاں، نذیرآباد، قیام پور ورکاں، نوشہرہ ورکاں، دلاور چیمہ، رسول نگر، دھیر والہ، نوجیانوالہ، چھنی جاناں، بلی پور، قلعہ صوبہ سنگھ، دولووالی، بیریانوالہ، اوبہ والی، کوٹ ہرا، ساہنکی، ہیڈ خانکی، منڈیالہ وڑائچ۔

ضلع ساہیوال:- نہرک، چک ۱۳۹، چک ۹۲، چک ۴۰، قبولہ، پاکپتن، چیچہ وطنی، چک ۶، چک ۵۵، محمود آباد، چک ۲۳۔

ضلع سیالکوٹ:- بہلول پور، پنڈی بھاگو، مہدی پور، کھیوہ باجوہ، رنبو کے، کھڑیانوالہ، بھمبانوالہ، تلونڈی عنایت خاں، ملکے کلاں، سدھاگا، مالو کے بھگت، پیروچک مہاراں، گگرا، کھبڑتانوالہ، قلعہ صوبہ سنگھ، مانگا چانگریال، لدھڑ کرم سنگھ، ملیانوالہ، لوہیان، رائیکے رتیاں، ننگل، اندھیروالا، گوبند کے، مراڑہ، درگانوالی، بن باجوہ، جنڈو ساہی، اوسلے والا، ہیڈ مرالہ، جاکے چیمہ، ڈنڈپور، پیرو چک، نوادے، اونچہ ججہ، دیہ والا، احمد آباد، نواں پنڈ، ککھانوالی، چک ۱۶۹، (باقی پھر)

وقفِ جدید کے اعلیٰ مقاصد

احباب کرام کی ذمہ داری۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ر جنوری ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

ا:- "وقفِ جدید خالصتاً ایک تربیتی ادارہ ہے اس کے سپرد یہ کام ہے کہ معلمین وقفِ جدید انسانیت کے آداب سکھائیں اور اسلام نے جو اعلیٰ اخلاق سکھائے ہیں ان اخلاق کے بلند معیار پر جماعت کو لے جانے کی کوشش کریں۔"

ب:- "جس نے آداب نہیں سیکھے وہ اخلاق نہیں سیکھ سکتا۔ اور جس نے اخلاق نہیں سیکھے وہ روحانی میدانوں میں آگے نہیں بڑھ سکتا اس لئے اسلامی آداب سکھانا بہت ضروری ہے۔"

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ ان نیک مقاصد کے حصول میں وقفِ جدید کی معاونت فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم وقفِ جدید ربوہ)

مکرم عبدالرحیم صاحب سندھی درویش قادیان وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم امیر صاحب مقامی قادیان نے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دی ہے کہ مکرم عبدالرحیم صاحب سندھی درویش ۷ رجون ۱۹۸۰ء بوقت دس بجے شب وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موضع بھیں جٹیاں ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے جو قادیان سے چند میل کے فاصلے پر واقعہ ہے۔ جن دنوں سندھ میں آبادکاری کا سلسلہ جاری تھا ان کے خاندان نے موضع کنڈی [illegible] پر رہائش سندھ میں بسلسلہ کاروبار رہائش اختیار کر لی۔ اسی نسبت سے عبدالرحیم صاحب سندھی کہلاتے تھے۔

ان کا قادیان کے ابتدائی درویشوں میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے عین جوانی میں درویشانہ زندگی کو قبول کیا اور آخر دم تک خوب نبھایا۔ درویشی کے ابتدائی ایام بہت مصائب و آلام کے تھے۔ مگر انہوں نے نہایت صبر و ہمت کے ساتھ اس وقت کو خوشی دلی سے گذارا اور کبھی بھی زبانی یا عملاً بے چینی یا بے قراری کا اظہار نہ ہونے دیا۔ ان کی پرائمری تک تعلیم تھی جو کام ان کے سپرد کیا اُسے خوب دلجمعی کے ساتھ سرانجام دیا۔

تقسیم ملک کے بعد جب دفاتر کی باقاعدہ تشکیل ہو کر کام شروع ہوا تو انہیں صدر انجمن احمدیہ کی باقاعدہ گریڈڈ سروس میں بطور کارکن درجہ چہارم کام پر لگایا گیا۔ انہیں مختلف دفاتر میں کام کرنے کا موقعہ ملا کچھ عرصہ سے وہ دفتر محاسب میں بطور پہرہ دار خانہ کام کر رہے تھے اور زائد وقت میں کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ وفات سے چند دن قبل تک وہ باقاعدہ پہرہ کی ڈیوٹی دیتے رہے۔ تکلیف کا اظہار کرنے پر انہیں امرتسر ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ جہاں ۱۶/۱۷ دن زیر علاج رہے۔ پہلی تشخیص تھی کہ انہیں ٹی بی ہے۔ مگر بعد میں اس نتیجہ پر پہنچے کہ انہیں کینسر ہے۔

قادیان سے احباب ان کی مزاج پرسی کے لئے امرتسر ہسپتال جاتے رہے۔ ان کا اصرار یہی ہوتا تھا کہ انہیں واپس قادیان لے جایا جائے بالآخر ان کے بیٹے انہیں ۷ رجون کو قادیان واپس لے آئے اور قریباً پانچ گھنٹے کے بعد ان کا وقتِ مقررہ آ پہنچا اور اپنے اللہ کے حضور حاضر ہوگئے بوقت وفات ان کی عمر اٹھاون سال تھی۔

مرحوم نیک، صابر و شاکر، محنتی، نظام سلسلہ کے پابند اور خاموش طبع درویش تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کی اہلیہ اور بچی اور لڑکا جو قادیان میں ہی مقیم ہیں حافظ و ناصر ہو۔

(ناظر خدمت درویشاں)

تحریکِ جدید کے وعدہ میں اضافہ

جماعت دوالمیال ضلع جہلم کے ایک دوست مکرم ملک ممتاز احمد صاحب ابن مکرم میجر حبیب اللہ صاحب نے اپنا وعدہ تحریکِ جدید حضور انور کے تازہ ارشاد گرامی کی تعمیل میں -/۵۸۰ روپے سے بڑھا کر -/۱۵۸۰ کر دیا ہے۔ گویا -/۱۰۰۰ روپے کا اضافہ فرمایا ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز ان کے صاحبزادے صلاح الدین صاحب (جو ایک حادثہ میں کافی زخمی ہو گئے تھے مگر اب بفضلِ خدا پہلے سے بہتر ہیں) کی جلد مکمل صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

(وکیل المال اوّل)

"الفضل" میں اشتہار دے کر اپنی

تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی والدین ایک وعدہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی والدین کو ان کے امسال امتحان دینے والے بچوں کے متعلق ایک وعدہ اور عہد کرنے کا پابند کیا ہے۔ اس عہد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

احمدی والدین یہ وعدہ کریں کہ وہ نگرانی کریں گے کہ امسال ان کے امتحان دینے والے تمام بچے اور بچیاں نتیجہ نکلنے پر حضور کی خدمت میں خط لکھیں گے۔"

قرارداد تعزیت

بروفات محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ مرحومہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

مجلس وقف جدید کا یہ خصوصی اجلاس مکرمہ ومحترمہ حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ کی وفات پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ موصوفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پہلی پوتی تھیں۔ جو حضور کی زندگی میں پیدا ہوئی۔ حضور کی دعاؤں سے انہوں نے حصہ لیا اور "تری نسلاً بعیداً" کے الہام کی مصداق بنیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بچوں کی آمین میں آپ کی پیدائش کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ ؎

سلام، اللہ کی پہلی عنایت ٭ مسیحا نے جسے بخشی تھی برکت

(کلام محمود رضی اللہ عنہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں اپنے بچوں کے لئے دعائیں کیں وہاں انہیں بھی ان دعاؤں میں شامل فرمایا۔

حضرت صاحبزادی صاحبہ موصوفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے عقد میں آئیں۔ اور ان سے آگے نیک نسل چلی۔

مرحومہ کی وفات پر ہم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہتے ہیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرحومہ کی اولاد اور جملہ لواحقین نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے اظہار ہمدردی و تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ نیکی اور تقویٰ عطا فرمائے۔ اور عظیم الشان خدمات دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

خاکساران - ممبران مجلس وقف جدید و جملہ کارکنان وقف جدید

مورخہ ۱۲ احسان / جون ۱۳۵۹ہش / ۱۹۸۰ء

درخواست دعا

برادرم عبدالمنان مقیم حیدر ضلع حیدرآباد عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ آج کل بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ اور وہ علاج کے لئے کراچی جا رہے ہیں۔ ان کی بڑی بیٹی عزیزہ امۃ الکریم اہلیہ عزیزم رشید احمد صاحب سجاد لندن میں شدید بیمار ہے اور نہایت کمزور ہو گئی ہے۔ اس کے چار خوردسالہ بچے ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اور اس کے والد کو اپنے فضل سے شفا بخشے۔ محمد احمد جلیل استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۸۰ء

۲۳ر جون تا ۸ر جولائی منعقد ہوگی

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۲۳ جون تا ۸ جولائی ۱۹۸۰ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ

جملہ امراء کرام صدر صاحبان و مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ایسے طلباء و طالبات کو کلاس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں جو کم از کم مڈل پاس ہوں۔ یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔ اس تعلیمی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑی عمر کے مرد و خواتین بھی شمولیت اختیار کر سکتے ہیں۔ کلاس کے حسب ذیل تین معیار ہوں گے۔

معیار اوّل :۔ جن طلباء و طالبات کی تعلیم بی۔ اے یا اس سے اوپر ہوگی۔ مولوی فاضل۔ منشی فاضل اور ادیب فاضل بھی اس میں شامل ہیں۔

معیار دوم :۔ جن کی تعلیم بی۔ اے سے کم اور میٹرک سے زیادہ یا میٹرک تک ہوگی۔

معیار سوم :۔ جن کی تعلیم مڈل یا اس سے اوپر مگر میٹرک سے کم ہوگی۔

طلباء کی فہرستیں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ اور طالبات کی فہرستیں حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں ۲۲ جون ۱۹۸۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

احمدیہ انٹرنیشنل آرکیٹیکٹ فورم

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت احمدیہ انٹرنیشنل فورم کے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری عطا فرمائی ہے

پریذیڈنٹ	عبدالرشید صاحب	چارٹرڈ آرکیٹیکٹ فورم اینڈ ٹاؤن پلینر
سیکرٹری	محمد طارق صاحب	آرکیٹیکٹ
ممبر	وسیم ہاشمی صاحب	"
"	ظفر قاضی صاحب	"
"	عبدالشکور صاحب	"
"	داؤد احمد صاحب	"

ہر ملک کے کوالیفائڈ آرکیٹیکٹ اور طالب علم اپنے کو الف مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج کر اپنا نام رجسٹرڈ کروالیں۔

DARUL-ZAKIR 115-A
ALLAMA IQBAL ROAD
LAHORE PAKISTAN.

عبدالرشید چارٹرڈ آرکیٹیکٹ و ٹاؤن پلینر
منٹگمری روڈ۔ لاہور

ھُوَالشَّافِی

دمہ کورس ASTHMA COURSE

دمہ کیور ASTHMA CURE -/۱۵

دمہ ریلیف ASTHMA RELIEF -/۲۰

چھاتی ٹانک LUNGS TONIC -/۵

میزان -/۴۰

ڈاک خرچ پیکنگ -/۵ روپے

تفصیلی لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
— پاکستان —

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶

ربوہ اور اس کے گردونواح میں زرعی و سکنی زمین و جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد مرکز

"مومن اسٹیٹس" قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

فون نمبر PP 517